۷۸۶
۹۲

پیامِ حق

اقتباس ازؔ ارمغانِ ولایت المعروف بہ شہادت سید الشہدا
حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ

از

عالیجناب محمد عبد المجید صاحب مجیب عارفی

منجانب

ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد
جامع مسجد مہدویہ 673-6-1 مشیرآباد حیدرآباد ۴۸

پیش لفظ

عالیجناب محمدؐ عبدالمجید صاحب مجیبؔ عارفی
قوم مہدویہ کے ایک نامور اور کہنہ مشق شاعر ہیں
ان کا ایک منفرد انداز بیان ہے اور ان کے ہر شعر سے
مہدویت چھلکتی ہے۔

جلسۂ عرسِ مبارک

حضرت میراں سید محمدؐ جونپوری مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موقع
پر انہوں نے اپنا زیرِ طبع تالیف "ارمغانِ ولایت" سے تعلیماتِ اماؐمنا پر
مشتمل جو متاثر کن اقتباس پیش فرمایا تھا اسے سامعین نے بے حد پسند کیا
ارمغانِ ولایت ایک ایسا کارنامہ ہے۔ جسے قوم مہدویہ کبھی فراموش نہیں کرسکتی یہ خدا کی
دین ہے کہ انہوں نے تعلیماتِ اماؐمنا کو شاعری کی صورت میں مہارت تامہ
کے ساتھ پیش کیا ہے جس کا ہر شعر پیام حق سے سرشار ہے لہذا افادۂ عام کی خاطر
ادارۂ تبلیغ مہدویہ انکے اس بیش بہا سرمایہ سے اس منتخبہ اقتباس کو بعنوان
"پیام حق" پیش کر رہا ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاعرِ قوم کو ہم پر عرصہ دراز تک
قائم رکھے۔ اور ان کے زورِ قلم میں اضافہ کرے تاکہ ان کی نگارشات سے قوم مہدویہ
مستفید ہوتی رہے۔ آمین۔ فقط

محمدؐ صدیق (بی۔کام)
صدر ادارہ تبلیغ مہدویہ

ماخذ از "ارمغانِ ولایت"

المعروف بہ شہادتِ سید الشہداء حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ

باب ہفتم تعلیماتِ حضرت مہدی علیہ السلام

"فرائضِ ولایت"

فرائضِ ولایت

مشہور کانِ عشق ہے گجرات کی زمیں — آئے تھے اس دیار میں سلطانِ اولیں ع
مرکز اسے بنا گئے اصحاب رض شاہِ دیں ع — جو تھے ازل سے عاشقِ سرتاجِ مرسلیں ص

دکھلائی ہے زمانے کو اسلام کی بہار
شعلوں کی طرح بھڑکے ہیں دنیائے تاجدار

برسا رہا تھا نورِ ولایت کا آفتاب — جلوہ خدا کی ذات کا ہر سو تھا بے نقاب
اصحاب رض ذی وقار سے ہونے کو فیض یاب — کھنچ کھنچ کے سوئے دائرہ آتے تھے شیخ و شاب

زردار و نامدار و شجیعِ جہاں بھی تھے
پیروں کے پیر راہ بر کارواں بھی تھے

ترکِ دنیا۔

ترکِ جہاں و ترکِ نسب ترکِ مقتضی — ترکِ جہاں سے کھلتے ہیں اسرار بندگی

ترکِ جہاں کا نام ہے عرفانِ زندگی   ترکِ جہاں کا وصف ہے معراجِ آدمی
ترکِ جہاں سے بڑھتی ہے انساں کی عز و شاں
نیرنگیوں سے نفس کی پاتا ہے وہ اماں

ہجرت

ہر ملک اس کا ملکِ خدائے علیم ہے   صحرا بھی اس کی راہ میں باغِ نعیم ہے
ہجرت کا درس وصفِ کتابِ عظیم ہے   ہجرت بہ شانِ سرورؐی حکم کریم ہے
ہر فاتحِ زمانہ مسلسل سفر میں ہے
تو تیرِ آبروئے وطن کب نظر میں ہے

توکّل بر ذاتِ خدا

مومن کو چاہیئے کہ توکل کرے سدا   اسباب اس کے غیب سے بنتے ہیں برملا
دستِ طلب گھٹاتا ہے انساں کا مرتبہ   ذمے ہے اُس کے رزق کا خلاقِ دوسرا
ظرفِ طلب ہو مہرِ توکلؔ سے ہمکنار
ہر کیفیت سے شانِ توکلؔ ہو آشکار

عزلت از خلق

مومن کی شان یہ ہے کہ عُزلت گزیں رہے   یادِ خدا کے ساتھ وہ خلوت نشیں رہے

ہر حال میں ودیعتِ حق کا امیں رہے　　　یعنی کتاب عشق کا وہ نکتہ بیں رہے

عزلت پسند قلب کو راحت نصیب ہے

دنیا سے دور ہو کے خدا سے قریب ہے

صحبت صادقاں

مومن ہو صادقین کی صحبت میں صبح و شام　　　ایمان اس کا ہوتا ہے مثلِ مہہِ تمام

صحبت کو فرض کر چکے ہیں سرورِ انام　　　ہدیٰ نے کی ہے اس کی یہاں پیروی مدام

پاتا ہے تربیت جو یہاں نفس پر غرور

اس انجمن سے رہتا ہے شیطان دور دور

ذکرِ دوام

مومن کا نفس پاک ہو ذکرِ دوام سے　　　معراج پائے ذکر کے فیضانِ عام سے

ہوتی ہے اس کی یاد ثناء و سلام سے　　　آواز اس کو آتی ہے اعلیٰ مقام سے

ہر موئے تن کو ذکر نے بخشا وبال و پر

حیراں ہیں جبرئیل بھی پرواز دیکھ کر

طلبِ دیدار خدا

دیدار کی طلب کرے عالم سے بے نیاز　　　حسنِ طلب سے مومنِ کامل ہو سرفراز

ذوقِ طلب یہ جب کھلے عرفانیت کا راز — مومن کو چشم سر سے ہو دیدارِ کارساز

ہر آئینہ میں جلوۂ سبحاں دکھائی دے

ہر شئے میں اس کو رویتِ یزداں دکھائی دے

عُشر

فیضانِ عشر مقصدِ پائی روزگار — نظمِ معاشیات کا ہے عُشر تاجدار

آئی ہے اس سے گلشنِ زر میں نئی بہار — قارونِ حرص اشک سے تکتا ہے باربار

ایک پھول توڑ شاخ سے دس پھول کھلتے ہیں

جُود و سخا کے ہم کو صلے خوب ملتے ہیں۔

یہ آٹھ فرض کانِ ولایت کے ہیں دُرر — ارشادِ شاہِ جن و بشر ہے یہ پُر اثر

روشن ہے اس کے نور سے جلوہ گہہِ بشر — اعلیٰ مقام پاتے ہیں عشاقِ معتبر

تصدیقِ ذاتِ مہدیؑ ہے عقدہ کشائے راز

ذوقِ شعورِ نفس کا گویا فنا ہے ساز

ہر ایک نفس کی عرش سے پرواز دیکھئے — حدِ مکاں سے اس کی تگ و تاز دیکھئے

چشمِ نفس ہے ذات کی غماز دیکھئے — روحِ نفس کی سیر کا اعجاز دیکھئے

تصدیق کی یہ شان یہ شوکت یہ طمطراق

دیدار کے یہ تذکرے یونہی کرو گے براق

ختم شد

عید مبارک

ذکرِ حق میں غرق ہو جانا ہے دیوانوں کی عید
شمع کے جلووں میں کھو جانا ہے پروانوں کی عید

عید کی رسمیں تو اقوامِ جہاں کی اور ہیں
شکر کے سجدوں سے ہوتی ہے مسلمانوں کی عید

(مجیب)

اپیل

ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد کا تیسواں شمارہ بعنوان پیام حق ارمغانِ ولایت عالیجناب محمد عبدالمجید صاحب مجیب عارفی کا منتخبہ مجموعہ سے اقتباس پیش خدمت ہے۔

ادارہ تبلیغ مہدویہ کو قائم ہوئے تقریباً دو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس اثنا میں ادارہ نے آپ کے مکمل تعاون سے قوم مہدویہ کی حتی المقدور خدمت انجام دی ہے۔

اردو، انگریزی، تلنگی، ہندی و کنڑی زبانوں میں کتابچے طبع کر کے اقطاع عالم میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ جشنِ ولادت حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی موقع پر روزنامہ سیاست میں بعنوان احیائے دین روزنامہ رہنمائے دکن میں بعنوان مہدی بینۃ اللہ۔ عرس مبارک کے موقع پر روزنامہ منصف میں سیرت حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام، روزنامہ سیاست میں دعوت توحید کے عنوان سے روزنامہ رہنمائے دکن میں بعنوان نقد و کلنا بہا قوماً انگریزی اخبار دکن کرانیکل میں بھی ایک مضمون شائع کیا گیا۔ ایناڈو تلنگی روزنامہ میں سیرت حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام مضامین کی صورت میں پیش کیے گئے۔ تاکہ پیام امامنا سے ہر خاص و عام واقف ہو جائے۔ عید الاضحیٰ کے مبارک و مسعود موقع پر کارکنانِ ادارہ تبلیغ مہدویہ کی جانب سے عید کی پر خلوص مبارکبادی پیش کی جاتی ہے برادران قومی سے التماس ہے کہ ادارہ کی کارکردگی کو مد نظر رکھکر زیادہ سے زیادہ مالی تعاون فرمائیں تاکہ ادارہ حضرت میراں سید محمد جونپوری خلیفۃ اللہ کے پیام کو سارے عالم میں پیش کر سکیں اور متلاشیان حق و صداقت کی رہنمائی کر سکیں۔

نوٹ:- ادارہ کی کارکردگی کو موثر بنانے اور رائے عامہ کو پیش نظر رکھ کر حسب ذیل کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔

(۱) لائبریری اور لٹریری سرکل۔ (۳) تعلیم عام (جنرل ایجوکیشن)

(۲) تعلیم دینی ۔ (۴) کمیٹی برائے فینانس

★★ ادارہ کی جانب سے انشاءاللہ ایک دینی درسگاہ کا قیام بھی عمل میں آئے گا۔

خادم

محمد ابوبکر سکریٹری ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت ۹۸ بچوں کے لئے

جالوری پیرؓ

سیرت حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ

مولفہ

جناب شمیم نصرتی صاحب

۱۴۸

زیر اہتمام : ادارۂ تبلیغ مہدویہ ۳-۶۷۳-۶-۱، جامع مسجد مہدویہ مشیر آباد حیدرآباد

بہ اعانت : سید علی حسین ترصص نصرتی

طبع اول : جنوری ۱۹۹۵ء تعداد : ۱۰۰۰

دائرہ پریس، چھتہ بازار